گیارہویں جماعت اسلامیات (لازمی)
مکمل نوٹس 2026-27

مکمل کتاب کے نوٹس، حل شدہ MCQ، مختصر سوالات اور تفصیلی سوالات — وفاقی بورڈ (FBISE)، HSSC-I

وفاقی بورڈ (FBISE) کی گیارہویں جماعت (HSSC-I) کے طلبہ کے لیے — اسلامیات (لازمی)، سیشن 2026-27۔

گیارہویں جماعت کی اسلامیات کی کتاب کے تمام 7 ابواب، باب بہ باب اصل اردو میں: اہم تصورات اور تعلیمات کے ساتھ واضح خلاصہ نوٹس، **جوابی کنجی کے ساتھ 70 مشقی MCQ، 35 حل شدہ مختصر سوالات، اور 14 حل شدہ تفصیلی سوالات۔**

ہر باب کا ایک ہی مکمل ڈھانچہ ہے: خلاصہ نوٹس، پھر 10 MCQ، پھر 5 مختصر سوالات، پھر 2 تفصیلی سوالات۔ آخر میں پوری کتاب کی دہرائی کی فہرست دی گئی ہے۔

اس کتاب میں کیا ہے:

7 ابواب • 70 MCQ (جوابی کنجی کے ساتھ) • 35 حل شدہ مختصر سوالات • 14 حل شدہ تفصیلی سوالات • دہرائی کی فہرست

اہم نوٹ: ابواب کی فہرست موجودہ قومی نصاب کے تحت نیشنل بک فاؤنڈیشن (NBF) کی کتاب کے مطابق ہے، جیسا کہ متعدد تعلیمی ذرائع میں درج ہے۔ یہ فہرست FBISE یا NBF سے براہِ راست تصدیق شدہ نہیں ہے، اس لیے ابواب کے نام اپنی جاری کردہ کتاب سے ضرور ملائیں۔ تمام سوالات ان نوٹس کے لیے لکھے گئے اصل مشقی سوالات ہیں، سرکاری بورڈ کے پرچے کے سوالات نہیں۔

یہ نوٹس NBF، FBISE یا کسی بورڈ سے وابستہ نہیں ہیں۔ پرچے کے نمبر اور پیپر پیٹرن کے لیے امتحان سے پہلے سرکاری ویب سائٹ fbise.edu.pk ضرور دیکھیں۔

فہرست — تمام ابواب

1. باب 1 — قرآن مجید و حدیث نبوی
2. باب 2 — ایمانیات و عبادات
3. باب 3 — سیرت طیبہ (حضرت محمد ﷺ)
4. باب 4 — اخلاق و آداب
5. باب 5 — حسن معاملات و معاشرت
6. باب 6 — ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام
7. باب 7 — اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے

باب 1 — قرآن مجید و حدیث نبوی

ہدایت کے دو بنیادی سرچشمے: قرآن مجید اور سنتِ نبوی

خلاصہ نوٹس

قرآن مجید کا تعارف

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری الہامی کتاب ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ یہ انسانیت کے لیے مکمل ہدایت ہے اور قیامت تک کے لیے محفوظ ہے۔ قرآن مجید عقائد، عبادات، اخلاق، معاملات اور معاشرت سمیت زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کرتا ہے۔

قرآن مجید کی اہمیت اور خصوصیات

قرآن مجید کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہے۔ یہ دلوں کو سکون دیتا ہے، صحیح اور غلط میں فرق بتاتا ہے اور انسان کو دنیا و آخرت کی کامیابی کا راستہ دکھاتا ہے۔ قرآن کی تلاوت، اس کے معانی پر غور اور اس پر عمل — یہی قرآن سے اصل فائدہ اٹھانے کا طریقہ ہے۔

علوم القرآن

قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے کئی علوم وجود میں آئے۔ ترجمہ قرآن کے الفاظ کے معانی سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ تفسیر قرآن کی آیات کی تشریح اور ان کے پس منظر کی وضاحت کرتی ہے۔ تجوید قرآن کی صحیح تلاوت کا علم ہے۔ تدبر قرآن کے احکام اور پیغام پر گہرائی سے غور کرنے کو کہتے ہیں۔ ان علوم کے بغیر قرآن کو درست طور پر سمجھنا مشکل ہے۔

حدیث نبوی کا تعارف

حدیث نبوی سے مراد نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات ہیں۔ حدیث قرآن مجید کی عملی تشریح ہے — قرآن نے نماز، روزہ اور زکوٰۃ جیسی عبادات کا حکم دیا اور نبی ﷺ نے ان کی عملی صورت سکھائی۔ اس لیے اسلام میں قرآن کے ساتھ حدیث کو بھی ہدایت کا بنیادی سرچشمہ مانا جاتا ہے۔

حدیث کی اہمیت

حدیث کے بغیر دین کو مکمل طور پر سمجھنا ممکن نہیں۔ حدیث سے عبادات کا طریقہ، اخلاق کے اصول اور معاشرتی زندگی کے احکام معلوم ہوتے ہیں۔ نبی ﷺ کی زندگی خود قرآن کی عملی تفسیر ہے، اسی لیے آپ ﷺ کے اسوہ کو اپنانا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

علوم الحدیث اور تدوین حدیث

صحابہ کرام نے احادیث کو یاد کیا اور آگے پہنچایا۔ بعد میں محدثین نے احادیث کو جمع کر کے کتابوں میں محفوظ کیا اور ان کی جانچ کے اصول بنائے۔ احادیث کو ان کی سند اور متن کی مضبوطی کے اعتبار سے مختلف درجات میں تقسیم کیا گیا، تاکہ صحیح اور کمزور روایت میں فرق کیا جا سکے۔ یہ محنت دین کی حفاظت کا ایک بڑا ذریعہ بنی۔

یاد رکھنے کی بات: قرآن مجید ہدایت کی بنیاد ہے اور حدیث اس کی عملی تشریح۔ دونوں کو ساتھ لے کر چلنا ہی اسلام کی مکمل پیروی ہے۔

امتحان کا نکتہ: قرآن و حدیث کی تعریف، اہمیت، علوم القرآن اور علوم الحدیث کے بنیادی نکات مختصر سوالات میں اکثر پوچھے جاتے ہیں۔

باب 1 — MCQ (10)

1۔ قرآن مجید کس پر نازل ہوا؟

A۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
B۔ حضرت محمد ﷺ
C۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام
D۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

2۔ قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ کس چیز پر زور دیا گیا ہے؟

A۔ صرف آواز کی خوبصورتی
B۔ صرف حفظ کرنا
C۔ تدبر اور غور و فکر
D۔ جلدی تلاوت کرنا

3۔ تفسیر سے کیا مراد ہے؟

A۔ قرآن کی آیات کی تشریح اور وضاحت
B۔ قرآن کا ترجمہ
C۔ قرآن کی تلاوت
D۔ قرآن کا حفظ

4۔ حدیث نبوی سے کیا مراد ہے؟

A۔ صرف نبی ﷺ کے خطبات
B۔ صرف نبی ﷺ کے فیصلے
C۔ صرف نبی ﷺ کے سفر
D۔ نبی ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات

5۔ تجوید کس کا علم ہے؟

A۔ قرآن کا ترجمہ
B۔ قرآن کی صحیح تلاوت
C۔ قرآن کی تفسیر
D۔ قرآن کی تاریخ

باب 1 — MCQ (جاری)

6۔ حدیث کی جانچ کے لیے محدثین نے کن چیزوں کو پرکھا؟

A۔ سند اور متن کو
B۔ صرف الفاظ کو
C۔ صرف راوی کے شہر کو
D۔ صرف کتاب کی جلد کو

7۔ قرآن مجید کی سب سے بڑی خصوصیت کیا ہے؟

A۔ اس کی طوالت
B۔ اس کا عربی ہونا
C۔ تحریف سے محفوظ ہونا
D۔ اس کا شعری انداز

8۔ تدبر سے کیا مراد ہے؟

A۔ قرآن کو جلدی پڑھنا
B۔ قرآن کو بلند آواز سے پڑھنا
C۔ قرآن کو حفظ کرنا
D۔ قرآن کے پیغام پر گہرائی سے غور کرنا

9۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی قرآن مجید کی کیا حیثیت رکھتی ہے؟

A۔ عملی تفسیر
B۔ تاریخی داستان
C۔ شعری مجموعہ
D۔ قانونی دستاویز

10۔ قرآن مجید انسانیت کے لیے کیا ہے؟

A۔ صرف عبادات کی کتاب
B۔ مکمل ہدایت
C۔ صرف تاریخ کی کتاب
D۔ صرف اخلاق کی کتاب

جوابی کنجی — باب 1

سوال	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	B	C	A	D	B	A	C	D	A	B

باب 1 – مختصر سوالات (5)

1۔ قرآن مجید کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید اللہ کی آخری الہامی کتاب ہے جو انسانیت کے لیے مکمل ہدایت ہے۔ یہ تحریف سے محفوظ ہے اور عقائد، عبادات، اخلاق اور معاملات سمیت زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کرتا ہے۔

2۔ تفسیر اور ترجمہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: ترجمہ قرآن کے الفاظ کو دوسری زبان میں منتقل کرنا ہے، جبکہ تفسیر آیات کی تشریح، ان کے پس منظر اور ان سے نکلنے والے احکام کی وضاحت ہے۔ تفسیر ترجمے سے زیادہ گہرا اور وسیع علم ہے۔

3۔ حدیث نبوی کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: حدیث قرآن مجید کی عملی تشریح ہے۔ عبادات کا طریقہ، اخلاق کے اصول اور معاشرتی زندگی کے احکام حدیث ہی سے معلوم ہوتے ہیں۔ حدیث کے بغیر دین کو مکمل طور پر سمجھنا ممکن نہیں۔

4۔ علوم القرآن سے کیا مراد ہے؟

جواب: علوم القرآن ان علوم کو کہتے ہیں جو قرآن مجید کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں، جیسے ترجمہ، تفسیر، تجوید اور تدبر۔ ان علوم کے ذریعے قرآن کے معانی اور پیغام کو درست طور پر سمجھا جاتا ہے۔

5۔ تدبر کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: تدبر کا مطلب قرآن کے پیغام پر گہرائی سے غور کرنا ہے۔ تدبر سے انسان قرآن کے احکام کو سمجھتا ہے، اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالتا ہے اور قرآن سے اصل فائدہ اٹھاتا ہے۔

باب 1 — تفصیلی سوالات (2)

1۔ قرآن مجید کی خصوصیات اور انسانیت کے لیے اس کی اہمیت تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری الہامی کتاب ہے اور اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہے۔ قرآن انسانیت کے لیے مکمل ہدایت ہے — یہ عقائد کی درستگی کرتا ہے، عبادات کا طریقہ بتاتا ہے، اخلاق سنوارتا ہے اور معاملات میں عدل کا حکم دیتا ہے۔ قرآن کی تعلیمات زندگی کے ہر شعبے کو محیط ہیں: گھر، بازار، عدالت اور ریاست، سب میں قرآن رہنمائی کرتا ہے۔ قرآن دلوں کو سکون دیتا ہے اور انسان کو دنیا و آخرت کی کامیابی کا راستہ دکھاتا ہے۔ قرآن سے فائدہ اٹھانے کے لیے اس کی تلاوت کے ساتھ اس کے معانی پر غور اور اس پر عمل ضروری ہے۔ جو قوم قرآن سے جڑ جاتی ہے، وہ ترقی اور عزت پاتی ہے۔

2۔ حدیث نبوی کی اہمیت اور علوم الحدیث کی ضرورت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: حدیث نبوی نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات کا نام ہے اور اسلام میں قرآن کے بعد ہدایت کا دوسرا بڑا سرچشمہ ہے۔ قرآن نے نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا لیکن ان کا عملی طریقہ حدیث سے معلوم ہوا، اس لیے حدیث کو قرآن کی عملی تفسیر کہا جاتا ہے۔ حدیث سے اخلاق، معاملات اور معاشرت کے احکام بھی ملتے ہیں۔ احادیث کی حفاظت کے لیے محدثین نے بڑی محنت کی: انہوں نے احادیث جمع کیں، راویوں کی جانچ کی اور سند و متن کے اصول بنائے تاکہ صحیح روایت کو کمزور روایت سے الگ کیا جا سکے۔ علوم الحدیث اسی جانچ کا علم ہے۔ اس محنت کی بدولت آج ہمارے پاس حدیث کا محفوظ ذخیرہ موجود ہے جس پر عمل کر کے مسلمان اپنی زندگی کو سنت کے مطابق گزار سکتا ہے۔

باب 2 — ایمانیات و عبادات

عقیدے کی بنیادیں اور عبادت کا نظام

خلاصہ نوٹس

ایمان کا مفہوم اور ارکانِ ایمان

ایمان کا مطلب ہے دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا۔ ایمان کے بنیادی ارکان یہ ہیں: اللہ پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، آسمانی کتابوں پر ایمان، رسولوں پر ایمان، آخرت پر ایمان اور تقدیر پر ایمان۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار بھی ایمان کو ناقص کر دیتا ہے۔ ایمان صرف زبان کا اقرار نہیں، بلکہ اس کے اثرات انسان کے کردار اور عمل میں ظاہر ہونے چاہئیں۔

توحید

توحید کا مطلب ہے اللہ کو ایک ماننا — اس کی ذات میں، اس کی صفات میں اور اس کی عبادت میں۔ اللہ ہی خالق، رازق اور مالک ہے۔ توحید کی اقسام میں توحیدِ ذات (اللہ ایک ہے)، توحیدِ صفات (اللہ کی صفات میں کوئی شریک نہیں) اور توحیدِ عبادت (عبادت صرف اللہ کے لیے) شامل ہیں۔ توحید ایمان کی بنیاد ہے اور شرک اس کی ضد ہے۔

رسالت اور ختمِ نبوت

رسالت کا مطلب ہے کہ اللہ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے رسول بھیجے۔ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا — یہ عقیدہ ختمِ نبوت کہلاتا ہے۔ رسولوں کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے، کیونکہ رسول اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔

عبادات کا نظام — نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج

عبادات ایمان کا عملی اظہار ہیں۔ نماز دن میں پانچ مرتبہ اللہ سے رابطے کا ذریعہ ہے اور انسان کو برائی سے روکتی ہے۔ روزہ صبر اور تقویٰ سکھاتا ہے اور انسان کو غریبوں کا احساس دلاتا ہے۔ زکوٰۃ مال کی پاکیزگی ہے اور معاشرے میں دولت کی منصفانہ تقسیم کا ذریعہ ہے۔ حج مسلمانوں کے اتحاد اور اللہ کی بندگی کی عظیم علامت ہے۔ یہ چاروں عبادتیں اسلام کے ارکان میں شامل ہیں۔

عبادات کی حکمت اور اثرات

عبادات کا مقصد صرف رسم ادا کرنا نہیں بلکہ کردار کی اصلاح ہے۔ نماز نظم و ضبط سکھاتی ہے، روزہ خود پر قابو سکھاتا ہے، زکوٰۃ سخاوت پیدا کرتی ہے اور حج اتحاد و مساوات کا درس دیتا ہے۔ جو عبادت کردار نہ بدلے، وہ اپنی اصل روح سے خالی ہے۔ عبادات کے اجتماعی اثرات بھی ہیں — یہ مسلمانوں کو ایک امت بناتی ہیں اور معاشرے میں بھائی چارہ پیدا کرتی ہیں۔

یاد رکھنے کی بات: ایمان دل کا عقیدہ ہے اور عبادت اس کا عملی اظہار۔ ایمان کے بغیر عبادت بے روح ہے اور عبادت کے بغیر ایمان کا دعویٰ نامکمل ہے۔

امتحان کا نکتہ: ارکانِ ایمان، توحید کی اقسام اور چاروں عبادات کی حکمت مختصر و تفصیلی سوالات میں بار بار پوچھی جاتی ہے۔

باب 2 — MCQ (10)

1۔ ایمان کے بنیادی ارکان کتنے ہیں؟

A۔ چھ
B۔ پانچ
C۔ چار
D۔ سات

2۔ توحیدِ عبادت سے کیا مراد ہے؟

A۔ اللہ کی صفات کو ماننا
B۔ اللہ کی ذات کو ماننا
C۔ فرشتوں کو ماننا
D۔ عبادت صرف اللہ کے لیے خاص کرنا

3۔ ختمِ نبوت سے کیا مراد ہے؟

A۔ نبوت کا آغاز
B۔ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں
C۔ نبوت کا انکار
D۔ نبیوں کی تعداد

4۔ نماز دن میں کتنی مرتبہ فرض ہے؟

A۔ تین مرتبہ
B۔ چار مرتبہ
C۔ پانچ مرتبہ
D۔ چھ مرتبہ

5۔ زکوٰۃ کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

A۔ مال کی پاکیزگی اور دولت کی منصفانہ تقسیم
B۔ مال جمع کرنا
C۔ تجارت بڑھانا
D۔ قرض دینا

باب 2 — MCQ (جاری)

6۔ روزہ انسان میں کون سی صفت پیدا کرتا ہے؟

A۔ غصہ
B۔ لالچ
C۔ تکبر
D۔ صبر اور تقویٰ

7۔ توحید کی ضد کیا ہے؟

A۔ ایمان
B۔ شرک
C۔ عبادت
D۔ اخلاق

8۔ حج مسلمانوں کے لیے کس چیز کی علامت ہے؟

A۔ دولت کی نمائش
B۔ سفر کی خواہش
C۔ اتحاد اور اللہ کی بندگی
D۔ تجارت کا موقع

9۔ ارکانِ ایمان میں کون سا رکن شامل ہے؟

A۔ فرشتوں پر ایمان
B۔ دولت پر ایمان
C۔ طاقت پر ایمان
D۔ شہرت پر ایمان

10۔ عبادات کا اصل مقصد کیا ہے؟

A۔ رسم ادا کرنا
B۔ دکھاوا کرنا
C۔ عادت بنانا
D۔ کردار کی اصلاح اور اللہ کی رضا

جوابی کنجی — باب 2

سوال	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	A	D	B	C	A	D	B	C	A	D

باب 2 — مختصر سوالات (5)

1۔ ایمان کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: ایمان کا مطلب ہے دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا۔ ایمان کے چھ بنیادی ارکان ہیں: اللہ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، آخرت اور تقدیر پر ایمان۔ ایمان کے اثرات انسان کے کردار اور عمل میں ظاہر ہونے چاہئیں۔

2۔ توحید کی اقسام بیان کریں۔

جواب: توحید کی تین اقسام ہیں: توحیدِ ذات یعنی اللہ ایک ہے، توحیدِ صفات یعنی اللہ کی صفات میں کوئی شریک نہیں، اور توحیدِ عبادت یعنی عبادت صرف اللہ کے لیے خاص ہے۔

3۔ ختمِ نبوت کا عقیدہ بیان کریں۔

جواب: ختمِ نبوت کا مطلب ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اس پر ایمان ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

4۔ نماز کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: نماز دن میں پانچ مرتبہ اللہ سے رابطے کا ذریعہ ہے۔ یہ انسان کو برائی سے روکتی ہے، نظم و ضبط سکھاتی ہے اور دل کو سکون دیتی ہے۔ نماز اسلام کا اہم ترین رکن ہے۔

5۔ زکوٰۃ کے سماجی فوائد بیان کریں۔

جواب: زکوٰۃ سے مال پاک ہوتا ہے، غریبوں کی مدد ہوتی ہے، دولت کی منصفانہ تقسیم ہوتی ہے اور معاشرے میں بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ کم کرتی ہے۔

باب 2 — تفصیلی سوالات (2)

1۔ ارکانِ ایمان تفصیل سے بیان کریں اور ان کی زندگی پر اثرات واضح کریں۔

جواب: ایمان کے چھ ارکان ہیں: اللہ پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، آسمانی کتابوں پر ایمان، رسولوں پر ایمان، آخرت پر ایمان اور تقدیر پر ایمان۔ اللہ پر ایمان کا مطلب ہے اسے خالق و مالک ماننا اور اسی کی عبادت کرنا۔ فرشتوں پر ایمان اللہ کی غیبی مخلوق کو ماننا ہے۔ آسمانی کتابوں پر ایمان کا مطلب ہے کہ اللہ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے کتابیں نازل کیں، جن میں قرآن آخری اور محفوظ کتاب ہے۔ رسولوں پر ایمان کا مطلب ہے کہ اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبروں کو ماننا اور حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی ماننا۔ آخرت پر ایمان انسان کو جوابدہی کا احساس دلاتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔ تقدیر پر ایمان کا مطلب ہے کہ ہر چیز اللہ کے علم و قدرت سے ہوتی ہے۔ ان عقائد کے اثرات زندگی پر گہرے ہیں: انسان اللہ سے ڈرتا ہے، برائی سے بچتا ہے، دوسروں کے حقوق ادا کرتا ہے اور آخرت کی تیاری کرتا ہے۔

2۔ عبادات کے نظام کی حکمت اور اس کے فردی و اجتماعی اثرات بیان کریں۔

جواب: اسلام میں عبادات کا نظام ایمان کا عملی اظہار ہے۔ نماز دن میں پانچ مرتبہ اللہ سے رابطہ قائم کرتی ہے، نظم و ضبط سکھاتی ہے اور انسان کو برائی سے روکتی ہے۔ روزہ صبر، تقویٰ اور خود پر قابو سکھاتا ہے اور بھوکے کا احساس دلاتا ہے۔ زکوٰۃ مال کی پاکیزگی ہے اور معاشرے میں دولت کی منصفانہ تقسیم کا ذریعہ ہے — اس سے غریبوں کی مدد ہوتی ہے اور بھائی چارہ بڑھتا ہے۔ حج مسلمانوں کے اتحاد کی عظیم علامت ہے جہاں رنگ، نسل اور دولت کا فرق مٹ جاتا ہے۔ عبادات کے فردی اثرات یہ ہیں کہ انسان کا کردار سنورتا ہے، دل پاک ہوتا ہے اور اللہ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے۔ اجتماعی اثرات یہ ہیں کہ مسلمان ایک امت بنتے ہیں، مساجد اور حج جیسے اجتماعات سے وحدت پیدا ہوتی ہے اور معاشرے میں امن و محبت بڑھتی ہے۔ جو عبادت کردار نہ بدلے، وہ اپنی اصل روح سے خالی ہے۔

باب 3 — سیرت طیبہ (حضرت محمد ﷺ)

اسوہ حسنہ: ہر شعبۂ زندگی کے لیے کامل نمونہ

خلاصہ نوٹس

ولادت و ابتدائی زندگی

حضرت محمد ﷺ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کا خاندان قریش کا معزز خاندان تھا۔ بچپن ہی سے آپ ﷺ سچائی اور امانت داری کے لیے مشہور تھے، یہاں تک کہ مکہ کے لوگ آپ ﷺ کو "صادق" اور "امین" کے لقب سے پکارتے تھے۔ آپ ﷺ نے جوانی میں تجارت کی اور اپنے حسن اخلاق سے سب کے دل جیت لیے۔

اعلانِ نبوت اور مکی دور

چالیس سال کی عمر میں آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی اور نبوت کا اعلان ہوا۔ آپ ﷺ نے مکہ میں تقریباً تیرہ سال دعوت کا کام کیا۔ اس دور میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو سخت تکالیف اور مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، لیکن آپ ﷺ نے صبر اور استقامت سے دعوت جاری رکھی۔ مکی دور کی سب سے بڑی خصوصیت عقیدہ توحید کی دعوت اور اخلاقی تربیت تھی۔

ہجرت اور مدنی دور

ہجرت کے بعد آپ ﷺ مدینہ تشریف لے گئے جہاں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی گئی۔ مدینہ میں مسجد کی تعمیر، مہاجرین و انصار کے درمیان بھائی چارہ، میثاقِ مدینہ اور اسلامی معاشرے کی تشکیل ہوئی۔ مدنی دور میں عبادات، معاملات اور ریاستی امور کے احکام نازل ہوئے اور اسلام ایک مکمل نظامِ زندگی کی صورت میں سامنے آیا۔

اخلاقِ نبوی اور اسوہ حسنہ

نبی کریم ﷺ اخلاق کے اعلیٰ ترین نمونے تھے۔ آپ ﷺ سچ بولتے تھے، وعدہ پورا کرتے تھے، دشمنوں کے ساتھ بھی عفو و درگزر سے کام لیتے تھے اور کمزوروں کی مدد کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا اسوہ زندگی کے ہر شعبے کے لیے نمونہ ہے: خاندانی سربراہ کے طور پر آپ ﷺ شفقت و محبت کا نمونہ تھے، ریاست کے سربراہ کے طور پر عدل و انصاف کا نمونہ تھے، اور معلم کے طور پر حکمت و صبر کا نمونہ تھے۔

معاشی تعلیمات

نبی ﷺ نے معاشی زندگی میں دیانت، محنت اور انصاف کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے تجارت میں سچائی اور شفافیت پر زور دیا، مزدور کے حقوق کی حفاظت کی اور سود جیسی استحصالی صورتوں سے روکا۔ آپ ﷺ کی معاشی تعلیمات کا مقصد دولت کی منصفانہ تقسیم اور معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہے۔

یاد رکھنے کی بات: سیرت نبوی محض تاریخ نہیں بلکہ عمل کا نمونہ ہے۔ نبی ﷺ کی زندگی کو پڑھنے کا اصل مقصد اپنے کردار کو اس کے مطابق ڈھالنا ہے۔

امتحان کا نکتہ: مکی و مدنی دور کی خصوصیات، ہجرت کی اہمیت اور اسوہ حسنہ کے پہلو تفصیلی سوالات میں اکثر پوچھے جاتے ہیں۔

باب 3 — MCQ (10)

1۔ حضرت محمد ﷺ کس شہر میں پیدا ہوئے؟

A۔ مدینہ
B۔ طائف
C۔ مکہ مکرمہ
D۔ یمن

2۔ مکہ کے لوگ نبی ﷺ کو کن لقبوں سے پکارتے تھے؟

A۔ صادق اور امین
B۔ شجاع اور بہادر
C۔ عالم اور فاضل
D۔ تاجر اور امیر

3۔ آپ ﷺ پر پہلی وحی کس عمر میں نازل ہوئی؟

A۔ پینتیس سال
B۔ تیس سال
C۔ پچیس سال
D۔ چالیس سال

4۔ مکہ میں دعوت کا دور تقریباً کتنا عرصہ رہا؟

A۔ دس سال
B۔ تیرہ سال
C۔ پانچ سال
D۔ بیس سال

5۔ مدینہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد کس چیز سے رکھی گئی؟

A۔ فوج سے
B۔ دولت سے
C۔ مسجد کی تعمیر اور بھائی چارے سے
D۔ تجارت سے

باب 3 — MCQ (جاری)

6۔ میثاقِ مدینہ کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

A۔ جنگ کی تیاری
B۔ تجارت کا معاہدہ
C۔ دولت کی تقسیم
D۔ مدینہ کے تمام گروہوں میں امن و اتفاق

7۔ نبی ﷺ کی زندگی ہمارے لیے کیا ہے؟

A۔ اسوہ حسنہ — کامل نمونہ
B۔ صرف تاریخ
C۔ صرف قصے
D۔ صرف شاعری

8۔ نبی ﷺ نے معاشی زندگی میں کس چیز پر زور دیا؟

A۔ دولت جمع کرنے پر
B۔ دیانت، محنت اور انصاف پر
C۔ سود پر
D۔ عیش و آرام پر

9۔ مکی دور کی سب سے بڑی خصوصیت کیا تھی؟

A۔ جنگیں
B۔ تجارت
C۔ عقیدہ توحید کی دعوت اور اخلاقی تربیت
D۔ ریاست کی تعمیر

10۔ خاندانی سربراہ کے طور پر نبی ﷺ کا اسوہ کیا سکھاتا ہے؟

A۔ شفقت اور محبت
B۔ سختی اور ڈانٹ
C۔ لاپرواہی
D۔ علیحدگی

جوابی کنجی — باب 3

سوال	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	C	A	D	B	C	D	A	B	C	A

باب 3 — مختصر سوالات (5)

1۔ نبی ﷺ کو "صادق" اور "امین" کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: نبی ﷺ بچپن ہی سے سچ بولتے تھے اور امانت کی حفاظت کرتے تھے۔ مکہ کے لوگ آپ ﷺ کی سچائی اور دیانت داری سے اس قدر متاثر تھے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو "صادق" اور "امین" کے لقب دیے۔

2۔ ہجرت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: ہجرت سے مدینہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد پڑی۔ وہاں مسجد بنی، مہاجرین و انصار میں بھائی چارہ قائم ہوا اور اسلام ایک مکمل نظامِ زندگی کی صورت میں سامنے آیا۔ ہجرت اسلامی تاریخ کا اہم موڑ تھی۔

3۔ میثاقِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: میثاقِ مدینہ وہ معاہدہ تھا جس کے ذریعے مدینہ کے مسلمانوں، یہودیوں اور دیگر قبائل کے درمیان امن، اتفاق اور باہمی حقوق طے کیے گئے۔ یہ دنیا کے پہلے تحریری آئین کی مثالوں میں سے ایک ہے۔

4۔ اسوہ حسنہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسوہ حسنہ کا مطلب ہے نبی ﷺ کی زندگی کا کامل نمونہ۔ آپ ﷺ کے اخلاق، عبادات، معاملات اور معاشرت ہر شعبے میں مسلمانوں کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

5۔ نبی ﷺ کی معاشی تعلیمات بیان کریں۔

جواب: نبی ﷺ نے تجارت میں سچائی اور شفافیت، مزدور کے حقوق کی حفاظت اور سود سے اجتناب کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ کا مقصد دولت کی منصفانہ تقسیم اور معاشرے سے غربت کا خاتمہ تھا۔

باب 3 — تفصیلی سوالات (2)

1۔ مکی دور اور مدنی دور کی خصوصیات کا موازنہ کریں۔

جواب: مکی دور تقریباً تیرہ سال پر محیط تھا جس کی سب سے بڑی خصوصیت عقیدہ توحید کی دعوت اور اخلاقی تربیت تھی۔ اس دور میں مسلمانوں کو سخت مخالفت اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اور عبادات و معاملات کے تفصیلی احکام ابھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ مدنی دور ہجرت کے بعد شروع ہوا اور اس میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی گئی۔ مدینہ میں مسجد تعمیر ہوئی، مہاجرین و انصار میں بھائی چارہ قائم ہوا اور میثاق مدینہ کے ذریعے امن کا نظام بنا۔ مدنی دور میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے تفصیلی احکام، معاشی و معاشرتی قوانین اور ریاستی امور کی تعلیمات نازل ہوئیں۔ یوں مکی دور عقیدے کی بنیاد کا دور تھا اور مدنی دور اس بنیاد پر مکمل نظامِ زندگی کی تعمیر کا دور تھا۔

2۔ نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: نبی کریم ﷺ کی زندگی ہر مسلمان کے لیے کامل نمونہ ہے۔ خاندانی سربراہ کے طور پر آپ ﷺ شفقت، محبت اور انصاف کا نمونہ تھے — آپ ﷺ گھر کے کاموں میں حصہ لیتے تھے اور اہل خانہ کے ساتھ نرمی سے پیش آتے تھے۔ ریاست کے سربراہ کے طور پر آپ ﷺ عدل و انصاف کا نمونہ تھے — آپ ﷺ کے نزدیک امیر و غریب سب برابر تھے اور فیصلے میں کسی کی رعایت نہیں کی جاتی تھی۔ معلم کے طور پر آپ ﷺ حکمت، صبر اور آسانی کا نمونہ تھے — آپ ﷺ مشکل بات کو آسان مثالوں سے سمجھاتے تھے۔ اخلاق میں آپ ﷺ سچائی، امانت، عفو و درگزر اور کمزوروں کی مدد کے اعلیٰ ترین نمونے تھے۔ دشمنوں کے ساتھ بھی آپ ﷺ نے عفو کا سلوک کیا۔ اسوہ حسنہ پر عمل کا مطلب ہے اپنی زندگی کے ہر شعبے — گھر، بازار، دفتر اور معاشرے — میں نبی ﷺ کے طریقے کو اپنانا۔

باب 4 — اخلاق و آداب

اچھے اخلاق: ایمان کی پہچان اور معاشرے کی بنیاد

خلاصہ نوٹس

اخلاق کا مفہوم اور اہمیت

اخلاق انسان کے عادات اور رویوں کا مجموعہ ہے۔ اچھے اخلاق ایمان کی پہچان ہیں — جس کا اخلاق اچھا ہے، اس کا ایمان مضبوط ہے۔ اخلاق کا تعلق انسان کے اپنے نفس، اپنے گھر والوں اور پورے معاشرے سے ہے۔ اچھے اخلاق سے معاشرے میں محبت، امن اور بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے، جبکہ برے اخلاق معاشرے کو توڑ دیتے ہیں۔

بنیادی اچھے اخلاق

سچائی تمام نیکیوں کی جڑ ہے — سچا انسان اللہ اور لوگوں دونوں کے نزدیک معتبر ہوتا ہے۔ امانت کا مطلب ہے دوسروں کی چیز اور راز کی حفاظت کرنا۔ وعدے کی پابندی اعتماد کی بنیاد ہے۔ صبر مشکل وقت میں ثابت قدمی سکھاتا ہے۔ شکر نعمتوں کی قدر سکھاتا ہے۔ عفو و درگزر سے دل صاف رہتے ہیں اور دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں۔

آداب — والدین، اساتذہ اور ہمسائے

والدین کے ساتھ حسن سلوک سب سے بڑا حق ہے — ان کی خدمت، ان سے نرمی سے بات اور ان کی دعائیں لینا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اساتذہ کا احترام علم کی قدر ہے — استاد کی عزت کرنے والا ہی علم سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ ہمسائے کے حقوق میں ان کی مدد، ان سے اچھا سلوک اور ان کی تکلیف سے بچنا شامل ہے۔ بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت بھی اسلامی آداب کا حصہ ہے۔

برے اخلاق اور ان کے نقصانات

جھوٹ انسان کی عزت ختم کر دیتا ہے اور معاشرے میں بے اعتمادی پیدا کرتا ہے۔ غیبت دوسروں کی عزت کو نقصان پہنچاتی ہے اور دلوں میں نفرت بھرتی ہے۔ حسد انسان کو اپنی نعمتوں سے بھی بے خبر کر دیتا ہے۔ تکبر انسان کو اللہ اور لوگوں دونوں سے دور کر دیتا ہے۔ غصہ عقل کو اندھا کر دیتا ہے اور ایسے فیصلے کرواتا ہے جن پر بعد میں پچھتاوا ہوتا ہے۔ ان برے اخلاق سے بچنا ہی اچھے کردار کی بنیاد ہے۔

اخلاق کی تربیت

اخلاق تربیت سے بنتے ہیں۔ اچھے دوست، نیک صحبت، اچھی کتابیں اور والدین کی تربیت انسان کا کردار سنوارتی ہیں۔ اپنی غلطیوں کا جائزہ لینا، دوسروں سے معافی مانگنا اور اپنے نفس کی اصلاح کرنا اخلاق کی تربیت کے اہم طریقے ہیں۔ جو انسان روزانہ اپنے اخلاق کا محاسبہ کرتا ہے، وہ آہستہ آہستہ بہترین کردار کا مالک بن جاتا ہے۔

یاد رکھنے کی بات: اخلاق وہ سرمایہ ہے جو نہ خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے نہ چھیننے سے جاتا ہے۔ اچھا اخلاق انسان کی سب سے بڑی پہچان ہے۔

امتحان کا نکتہ: اچھے و برے اخلاق کی مثالیں، والدین و ہمسائے کے حقوق اور اخلاق کی تربیت مختصر و تفصیلی سوالات میں پوچھی جاتی ہے۔

باب 4 — MCQ (10)

1۔ اخلاق سے کیا مراد ہے؟

A۔ صرف باتیں کرنا
B۔ انسان کے عادات اور رویوں کا مجموعہ
C۔ صرف لباس
D۔ صرف تعلیم

2۔ سچائی کو تمام نیکیوں کی جڑ کیوں کہا گیا ہے؟

A۔ اس سے دولت ملتی ہے
B۔ اس سے شہرت ملتی ہے
C۔ اس سے طاقت ملتی ہے
D۔ سچا انسان اللہ اور لوگوں دونوں کے نزدیک معتبر ہوتا ہے

3۔ امانت سے کیا مراد ہے؟

A۔ دوسروں کی چیز اور راز کی حفاظت کرنا
B۔ پیسے بچانا
C۔ قرض دینا
D۔ تجارت کرنا

4۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کیوں سب سے بڑا حق ہے؟

A۔ وہ امیر ہوتے ہیں
B۔ وہ طاقتور ہوتے ہیں
C۔ انہوں نے پرورش کی اور ان کی خدمت اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے
D۔ وہ بڑے ہوتے ہیں

5۔ غیبت کا کیا نقصان ہے؟

A۔ دولت بڑھتی ہے
B۔ صحت بہتر ہوتی ہے
C۔ علم بڑھتا ہے
D۔ دوسروں کی عزت کو نقصان اور دلوں میں نفرت

باب 4 — MCQ (جاری)

6۔ حسد انسان پر کیا اثر ڈالتا ہے؟

A۔ انسان اپنی نعمتوں سے بھی بے خبر ہو جاتا ہے
B۔ انسان امیر ہو جاتا ہے
C۔ انسان صحت مند ہو جاتا ہے
D۔ انسان عالم بن جاتا ہے

7۔ عفو و درگزر کا فائدہ کیا ہے؟

A۔ دشمن بڑھتے ہیں
B۔ دولت کم ہوتی ہے
C۔ دل صاف رہتے ہیں اور دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں
D۔ عزت کم ہوتی ہے

8۔ غصہ انسان کو کس طرف لے جاتا ہے؟

A۔ سمجھداری کی طرف
B۔ ایسے فیصلے جن پر بعد میں پچھتاوا ہوتا ہے
C۔ کامیابی کی طرف
D۔ امن کی طرف

9۔ استاد کا احترام کیوں ضروری ہے؟

A۔ استاد امیر ہوتا ہے
B۔ استاد طاقتور ہوتا ہے
C۔ استاد کو ڈر ہوتا ہے
D۔ استاد کی عزت کرنے والا ہی علم سے فائدہ اٹھاتا ہے

10۔ اخلاق کی تربیت کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

A۔ اپنی غلطیوں کا جائزہ اور نفس کی اصلاح
B۔ دوسروں کی غلطیاں گننا
C۔ تنہا رہنا
D۔ دولت کمانا

جوابی کنجی — باب 4

سوال	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	B	D	A	C	D	A	C	B	D	A

باب 4 – مختصر سوالات (5)

1۔ اچھے اخلاق کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: اچھے اخلاق ایمان کی پہچان ہیں۔ جس کا اخلاق اچھا ہے اس کا ایمان مضبوط ہے۔ اچھے اخلاق سے معاشرے میں محبت، امن اور بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے۔

2۔ سچائی کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سچائی تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ سچا انسان اللہ اور لوگوں دونوں کے نزدیک معتبر ہوتا ہے۔ سچائی سے اعتماد پیدا ہوتا ہے اور معاشرہ مضبوط ہوتا ہے۔

3۔ والدین کے حقوق بیان کریں۔

جواب: والدین کے ساتھ حسن سلوک، ان کی خدمت، ان سے نرمی سے بات کرنا اور ان کی دعائیں لینا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ والدین کی نافرمانی بڑا گناہ ہے۔

4۔ غیبت کے نقصانات بیان کریں۔

جواب: غیبت دوسروں کی عزت کو نقصان پہنچاتی ہے، دلوں میں نفرت بھرتی ہے اور معاشرے میں بے اعتمادی پیدا کرتی ہے۔ غیبت سے بچنا اچھے کردار کی نشانی ہے۔

5۔ صبر کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: صبر مشکل وقت میں ثابت قدمی سکھاتا ہے۔ صبر کرنے والا انسان غصے اور جلد بازی سے بچتا ہے اور اللہ کی مدد کا مستحق بنتا ہے۔ صبر کامیابی کی کنجی ہے۔

باب 4 — تفصیلی سوالات (2)

1۔ بنیادی اچھے اخلاق تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: اسلام میں اچھے اخلاق کی بڑی اہمیت ہے۔ سچائی تمام نیکیوں کی جڑ ہے — سچا انسان اللہ اور لوگوں دونوں کے نزدیک معتبر ہوتا ہے۔ امانت کا مطلب ہے دوسروں کی چیز اور راز کی حفاظت کرنا، اور امانت میں خیانت نفاق کی نشانی ہے۔ وعدے کی پابندی اعتماد کی بنیاد ہے — جو وعدہ پورا نہ کرے اس پر لوگ بھروسہ نہیں کرتے۔ صبر مشکل وقت میں ثابت قدمی سکھاتا ہے اور انسان کو غصے اور جلد بازی سے بچاتا ہے۔ شکر نعمتوں کی قدر سکھاتا ہے اور نعمتوں میں اضافے کا ذریعہ بنتا ہے۔ عفو و درگزر سے دل صاف رہتے ہیں اور دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں۔ یہ تمام اخلاق مل کر انسان کے کردار کو سنوارتے ہیں اور معاشرے میں محبت و امن پیدا کرتے ہیں۔

2۔ اسلامی آداب: والدین، اساتذہ اور ہمسائے کے حقوق پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: اسلام نے ہر رشتے کے حقوق واضح کیے ہیں۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک سب سے بڑا حق ہے — ان کی خدمت، ان سے نرمی سے بات کرنا اور ان کی دعائیں لینا ہر مسلمان کا فرض ہے، کیونکہ انہوں نے بچپن میں پرورش کی اور ہر تکلیف برداشت کی۔ اساتذہ کا احترام علم کی قدر ہے — استاد علم کا ذریعہ ہے اور اس کی عزت کرنے والا ہی علم سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ استاد سے ادب سے بات کرنا، اس کی بات غور سے سننا اور اس کی خدمت کرنا طالب علم کی ذمہ داری ہے۔ ہمسائے کے حقوق میں ان کی مدد کرنا، ان سے اچھا سلوک کرنا اور ان کی تکلیف سے بچنا شامل ہے — ہمسائے کو تکلیف دینا ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ اسی طرح بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت بھی اسلامی آداب کا حصہ ہے۔ ان حقوق کی ادائیگی سے معاشرہ محبت اور بھائی چارے کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

باب 5 — حسن معاملات و معاشرت

لین دین میں دیانت اور معاشرے میں بھائی چارہ

خلاصہ نوٹس

معاملات کا مفہوم

معاملات سے مراد انسانوں کے آپس کے لین دین اور مالی و کاروباری تعلقات ہیں۔ اسلام نے معاملات میں دیانت، شفافیت اور انصاف کو بنیادی اصول بنایا ہے۔ خرید و فروخت میں سچائی، تول میں پورا دینا، عیب چھپا کر بیچنے سے بچنا اور وعدہ پورا کرنا — یہ سب حسنِ معاملات کا حصہ ہیں۔ سود، دھوکہ اور ناجائز منافع اسلام میں منع ہیں کیونکہ یہ معاشرے میں ظلم اور غربت بڑھاتے ہیں۔

حقوق العباد

حقوق العباد کا مطلب ہے بندوں کے حقوق۔ والدین، اولاد، رشتہ دار، ہمسائے اور تمام انسانوں کے حقوق ادا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ والدین کی خدمت، اولاد کی اچھی تربیت، رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور ہمسائے کی مدد — یہ سب حقوق العباد میں شامل ہیں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر حقوق اللہ کی ادائیگی بھی مکمل نہیں ہوتی۔

خاندان اور معاشرت

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔ شادی خاندان کی بنیاد ہے اور اس کا مقصد محبت، سکون اور اولاد کی اچھی تربیت ہے۔ میاں بیوی کے درمیان محبت و احترام، بچوں کی تربیت اور بزرگوں کی عزت — یہ سب صحت مند خاندان کی نشانیاں ہیں۔ معاشرت میں پڑوس، دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات معاشرے کو مضبوط بناتے ہیں۔

عدل و انصاف

عدل کا مطلب ہے ہر شخص کو اس کا حق دینا، چاہے وہ اپنا ہو یا پرایا، امیر ہو یا غریب۔ انصاف کے بغیر کوئی معاشرہ قائم نہیں رہ سکتا۔ اسلام نے فیصلوں میں عدل، گواہی میں سچائی اور معاملات میں انصاف کا حکم دیا ہے۔ عدل سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے اور ظلم ختم ہوتا ہے۔

اخوت و مساوات

اسلام میں تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ رنگ، نسل، زبان اور دولت کی بنیاد پر کسی کو دوسرے پر فوقیت نہیں — برتری صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔ اخوت کا مطلب ہے مسلمانوں کے درمیان محبت، تعاون اور ایک دوسرے کی مدد۔ مساوات کا مطلب ہے کہ قانون اور حقوق میں سب برابر ہیں۔ یہی اخوت و مساوات امت کی وحدت کی بنیاد ہیں۔

یاد رکھنے کی بات: حسنِ معاملات اور اچھی معاشرت ہی سے معاشرہ مضبوط بنتا ہے۔ دیانت دار تاجر، انصاف پسند حاکم اور مخلص ہمسایہ — یہی اسلامی معاشرے کے ستون ہیں۔

امتحان کا نکتہ: حقوق العباد، عدل و انصاف اور اخوت و مساوات کے تصورات مختصر و تفصیلی سوالات میں اہم ہیں۔

باب 5 — MCQ (10)

1۔ معاملات سے کیا مراد ہے؟

A۔ صرف عبادات
B۔ صرف سیاست
C۔ صرف تعلیم
D۔ انسانوں کے آپس کے لین دین اور کاروباری تعلقات

2۔ خرید و فروخت میں حسنِ معاملات کی نشانی کیا ہے؟

A۔ عیب چھپانا
B۔ سچائی اور شفافیت
C۔ تول میں کمی
D۔ جھوٹے وعدے

3۔ حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟

A۔ بندوں کے حقوق
B۔ اللہ کے حقوق
C۔ جانوروں کے حقوق
D۔ حکومت کے حقوق

4۔ خاندان معاشرے کی کیا حیثیت رکھتا ہے؟

A۔ کوئی حیثیت نہیں
B۔ بوجھ ہے
C۔ بنیادی اکائی
D۔ رسمی ادارہ

5۔ عدل کا مطلب کیا ہے؟

A۔ امیر کو فوقیت دینا
B۔ ہر شخص کو اس کا حق دینا
C۔ اپنے رشتہ داروں کو فوقیت دینا
D۔ طاقتور کی مدد کرنا

باب 5 — MCQ (جاری)

6۔ اسلام میں برتری کس بنیاد پر ہے؟

A۔ دولت پر
B۔ نسل پر
C۔ رنگ پر
D۔ تقویٰ پر

7۔ سود اسلام میں کیوں منع ہے؟

A۔ یہ معاشرے میں ظلم اور غربت بڑھاتا ہے
B۔ یہ منافع کم کرتا ہے
C۔ یہ تجارت روکتا ہے
D۔ یہ محنت بڑھاتا ہے

8۔ صلہ رحمی سے کیا مراد ہے؟

A۔ رشتہ داروں سے قطع تعلق
B۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک اور تعلق برقرار رکھنا
C۔ رشتہ داروں سے قرض لینا
D۔ رشتہ داروں سے دور رہنا

9۔ انصاف کے بغیر معاشرے کا کیا ہوتا ہے؟

A۔ معاشرہ مضبوط ہوتا ہے
B۔ معاشرہ قائم نہیں رہ سکتا
C۔ معاشرہ امیر ہوتا ہے
D۔ معاشرہ پرسکون ہوتا ہے

10۔ اخوت کا مطلب کیا ہے؟

A۔ مسلمانوں کے درمیان محبت، تعاون اور ایک دوسرے کی مدد
B۔ مسلمانوں کے درمیان مقابلہ
C۔ مسلمانوں کے درمیان دوری
D۔ مسلمانوں کے درمیان تفریق

جوابی کنجی — باب 5

سوال	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	D	B	A	C	B	D	A	B	C	A

باب 5 — مختصر سوالات (5)

1۔ حسنِ معاملات سے کیا مراد ہے؟

جواب: حسنِ معاملات کا مطلب ہے لین دین میں دیانت، شفافیت اور انصاف۔ خرید و فروخت میں سچائی، تول میں پورا دینا اور عیب چھپا کر نہ بیچنا حسنِ معاملات کی نشانیاں ہیں۔

2۔ حقوق العباد کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: حقوق العباد کا مطلب ہے بندوں کے حقوق ادا کرنا۔ والدین کی خدمت، اولاد کی تربیت، رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور ہمسائے کی مدد اس میں شامل ہیں۔ ان کے بغیر حقوق اللہ کی ادائیگی بھی مکمل نہیں ہوتی۔

3۔ عدل کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: عدل کا مطلب ہے ہر شخص کو اس کا حق دینا۔ عدل کے بغیر کوئی معاشرہ قائم نہیں رہ سکتا۔ عدل سے امن قائم ہوتا ہے اور ظلم ختم ہوتا ہے۔

4۔ اخوت و مساوات کا تصور بیان کریں۔

جواب: اسلام میں تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں اور رنگ، نسل و دولت کی بنیاد پر کسی کو فوقیت نہیں — برتری صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔ قانون اور حقوق میں سب برابر ہیں۔

5۔ سود کیوں منع ہے؟

جواب: سود معاشرے میں ظلم اور غربت بڑھاتا ہے۔ یہ امیر کو امیر تر اور غریب کو غریب تر کرتا ہے۔ اس لیے اسلام نے سود کو حرام قرار دیا اور منصفانہ تجارت کا حکم دیا۔

باب 5 — تفصیلی سوالات (2)

1۔ حقوق العباد تفصیل سے بیان کریں اور ان کی ادائیگی کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: حقوق العباد کا مطلب ہے بندوں کے حقوق۔ والدین کا حق یہ ہے کہ ان کی خدمت کی جائے، ان سے نرمی سے بات کی جائے اور ان کی دعائیں لی جائیں۔ اولاد کا حق یہ ہے کہ ان کی اچھی تربیت کی جائے اور ان کی ضروریات پوری کی جائیں۔ رشتہ داروں کا حق صلہ رحمی ہے — ان سے تعلق برقرار رکھا جائے اور ان کی مدد کی جائے۔ ہمسائے کا حق یہ ہے کہ ان کی مدد کی جائے، ان سے اچھا سلوک کیا جائے اور انہیں تکلیف نہ دی جائے۔ اس کے علاوہ تمام انسانوں کے حقوق ہیں: کسی کا مال نہ کھایا جائے، کسی کی عزت کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور کمزوروں کی مدد کی جائے۔ حقوق العباد کی اہمیت یہ ہے کہ ان کی ادائیگی کے بغیر حقوق اللہ کی ادائیگی بھی مکمل نہیں ہوتی، کیونکہ اللہ اپنے حقوق معاف کر سکتا ہے لیکن بندوں کے حقوق ان کی معافی کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ جو شخص بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے، وہی حقیقی مسلمان ہے۔

2۔ عدل و انصاف اور اخوت و مساوات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: عدل کا مطلب ہے ہر شخص کو اس کا حق دینا، چاہے وہ اپنا ہو یا پرایا، امیر ہو یا غریب۔ اسلام نے فیصلوں میں عدل، گواہی میں سچائی اور معاملات میں انصاف کا حکم دیا ہے۔ عدل کے بغیر کوئی معاشرہ قائم نہیں رہ سکتا — جہاں عدل نہیں وہاں ظلم ہوتا ہے اور ظلم معاشرے کو توڑ دیتا ہے۔ اخوت کا مطلب ہے مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ: محبت، تعاون اور ایک دوسرے کی مدد۔ مساوات کا مطلب ہے کہ رنگ، نسل، زبان اور دولت کی بنیاد پر کسی کو فوقیت نہیں — برتری صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔ قانون اور حقوق میں سب برابر ہیں۔ عدل و انصاف اور اخوت و مساوات مل کر امت کی وحدت کی بنیاد بنتے ہیں۔ جس معاشرے میں عدل ہو اور لوگ ایک دوسرے کو بھائی سمجھیں، وہ معاشرہ امن، ترقی اور خوشحالی کی منزل طے کرتا ہے۔

باب 6 — ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

ہدایت کے ذرائع اور امت کے عظیم رہنما

خلاصہ نوٹس

ہدایت کے سرچشمے

اسلام میں ہدایت کے بنیادی سرچشمے قرآن مجید اور سنتِ نبوی ہیں۔ ان کے بعد اجماع یعنی امت کے علماء کا کسی مسئلے پر اتفاق اور قیاس یعنی نئے مسئلے کو قرآن و سنت کی روشنی میں پرکھنا بھی ہدایت کے ذرائع ہیں۔ ان چاروں ذرائع سے اسلامی احکام کا نظام بنتا ہے اور نئے مسائل کا حل نکالا جاتا ہے۔

خلفائے راشدین

خلفائے راشدین میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ شامل ہیں۔ ان کی خلافت کا دور عدل، سادگی اور خدمت کا دور تھا۔ حضرت ابوبکر نے ارتداد کے فتنے کا مقابلہ کیا، حضرت عمر نے اسلامی ریاست کو وسعت دی اور عدل کا نظام قائم کیا، حضرت عثمان نے قرآن مجید کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کیا، اور حضرت علی نے علم و شجاعت کی مثال قائم کی۔

ائمہ مجتہدین

ائمہ مجتہدین میں امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل شامل ہیں۔ انہوں نے قرآن و حدیث سے فقہی احکام نکالنے کے اصول بنائے اور مسلمانوں کی عملی زندگی کے لیے رہنمائی فراہم کی۔ ان کی محنت کی بدولت فقہ کا علم مرتب ہوا اور آج بھی مسلمان ان کے فقہی اصولوں سے رہنمائی لیتے ہیں۔

علامہ اقبال اور قائداعظم

علامہ محمد اقبال نے مسلمانوں میں خودی اور بیداری کا پیغام دیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو اپنی پہچان اور اپنے مقام کا احساس دلایا اور اسلامی احیاء کی فکر پیش کی۔ قائداعظم محمد علی جناح نے مسلمانوں کی سیاسی قیادت کی اور پاکستان کا قیام عمل میں لایا۔ دونوں کی خدمات کا مقصد مسلمانوں کی عزت، آزادی اور اسلامی شناخت کی حفاظت تھا۔

مشاہیر سے سبق

مشاہیرِ اسلام کی زندگیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ عظمت دولت یا طاقت سے نہیں بلکہ علم، کردار اور خدمت سے ملتی ہے۔ خلفائے راشدین نے سادگی اور عدل سے حکومت کی، ائمہ نے علم کی خدمت کی، اقبال نے فکر دی اور قائداعظم نے قیادت دی۔ ان کی زندگیوں کا مطالعہ نوجوانوں کے لیے بہترین رہنمائی ہے۔

یاد رکھنے کی بات: ہدایت قرآن و سنت سے ملتی ہے اور مشاہیر کی زندگیاں اس ہدایت کی عملی مثالیں ہیں۔

امتحان کا نکتہ: ہدایت کے سرچشموں اور خلفائے راشدین کی خدمات مختصر و تفصیلی سوالات میں اہم ہیں۔

باب 6 — MCQ (10)

1۔ اسلام میں ہدایت کے بنیادی سرچشمے کون سے ہیں؟

A۔ قرآن مجید اور سنتِ نبوی
B۔ صرف تاریخ
C۔ صرف روایات
D۔ صرف فلسفہ

2۔ اجماع سے کیا مراد ہے؟

A۔ ایک عالم کی رائے
B۔ حکومت کا فیصلہ
C۔ امت کے علماء کا کسی مسئلے پر اتفاق
D۔ عوام کی رائے

3۔ خلفائے راشدین میں پہلے خلیفہ کون تھے؟

A۔ حضرت عمر فاروق
B۔ حضرت ابوبکر صدیق
C۔ حضرت عثمان غنی
D۔ حضرت علی المرتضیٰ

4۔ حضرت عمر فاروق کی خلافت کی سب سے بڑی خصوصیت کیا تھی؟

A۔ دولت جمع کرنا
B۔ محل بنانا
C۔ فوج بڑھانا
D۔ عدل کا نظام اور اسلامی ریاست کی وسعت

5۔ قرآن مجید کو ایک مصحف کی صورت میں کس خلیفہ نے جمع کیا؟

A۔ حضرت عثمان غنی
B۔ حضرت علی المرتضیٰ
C۔ حضرت ابوبکر صدیق
D۔ حضرت عمر فاروق

باب 6 — MCQ (جاری)

6۔ ائمہ مجتہدین میں کون شامل ہیں؟

A۔ صرف بادشاہ
B۔ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل
C۔ صرف شاعر
D۔ صرف تاجر

7۔ قیاس سے کیا مراد ہے؟

A۔ نئے مسئلے کو قرآن و سنت کی روشنی میں پرکھنا
B۔ پرانی کتابیں پڑھنا
C۔ اندازہ لگانا
D۔ خواب دیکھنا

8۔ علامہ محمد اقبال نے مسلمانوں کو کیا پیغام دیا؟

A۔ دولت کا پیغام
B۔ عیش و آرام کا پیغام
C۔ خودی اور بیداری کا پیغام
D۔ علیحدگی کا پیغام

9۔ پاکستان کے قیام میں قائداعظم محمد علی جناح کا کردار کیا تھا؟

A۔ مسلمانوں کی سیاسی قیادت
B۔ صرف تجارت
C۔ صرف شاعری
D۔ صرف تعلیم

10۔ مشاہیرِ اسلام کی زندگیوں سے کیا سبق ملتا ہے؟

A۔ عظمت دولت سے ملتی ہے
B۔ عظمت علم، کردار اور خدمت سے ملتی ہے
C۔ عظمت طاقت سے ملتی ہے
D۔ عظمت شہرت سے ملتی ہے

جوابی کنجی — باب 6

سوال	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	A	C	B	D	A	B	D	C	A	B

باب 6 — مختصر سوالات (5)

1۔ ہدایت کے سرچشمے بیان کریں۔

جواب: ہدایت کے بنیادی سرچشمے قرآن مجید اور سنتِ نبوی ہیں۔ ان کے بعد اجماع یعنی علماء کا اتفاق اور قیاس یعنی نئے مسئلے کو قرآن و سنت کی روشنی میں پرکھنا بھی ہدایت کے ذرائع ہیں۔

2۔ خلفائے راشدین کون تھے؟

جواب: خلفائے راشدین میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ شامل ہیں۔ ان کی خلافت عدل، سادگی اور خدمت کا دور تھا۔

3۔ حضرت عمر فاروق کی خدمات بیان کریں۔

جواب: حضرت عمر فاروق نے اسلامی ریاست کو وسعت دی اور عدل کا نظام قائم کیا۔ ان کے دور میں انتظامی اصلاحات ہوئیں اور مسلمانوں کی فلاح کے لیے کئی ادارے بنے۔

4۔ ائمہ مجتہدین کی خدمات بیان کریں۔

جواب: ائمہ مجتہدین نے قرآن و حدیث سے فقہی احکام نکالنے کے اصول بنائے اور مسلمانوں کی عملی زندگی کے لیے رہنمائی فراہم کی۔ ان کی محنت سے فقہ کا علم مرتب ہوا۔

5۔ علامہ اقبال کا پیغام بیان کریں۔

جواب: علامہ اقبال نے مسلمانوں میں خودی اور بیداری کا پیغام دیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو اپنی پہچان اور اپنے مقام کا احساس دلایا اور اسلامی احیاء کی فکر پیش کی۔

باب 6 — تفصیلی سوالات (2)

1۔ ہدایت کے سرچشموں پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: اسلام میں ہدایت کے بنیادی سرچشمے قرآن مجید اور سنتِ نبوی ہیں۔ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے جو ہدایت کی بنیاد ہے اور سنتِ نبوی اس کی عملی تشریح ہے۔ ان کے بعد اجماع ہے یعنی کسی مسئلے پر امت کے علماء کا اتفاق — جب علماء کسی مسئلے پر متفق ہو جائیں تو وہ فیصلہ امت کے لیے قابلِ عمل بن جاتا ہے۔ چوتھا سرچشمہ قیاس ہے یعنی نئے مسئلے کو قرآن و سنت کی روشنی میں پرکھ کر اس کا حکم نکالنا۔ مثال کے طور پر نئے طبی یا مالی مسائل کا حل قیاس کے ذریعے نکالا جاتا ہے۔ ان چاروں ذرائع سے اسلامی احکام کا مکمل نظام بنتا ہے اور ہر دور کے نئے مسائل کا حل ممکن ہوتا ہے۔ ان ذرائع کی اہمیت یہ ہے کہ یہ دین کو جامد نہیں رہنے دیتے — قرآن و سنت کی بنیاد پر ہر دور میں رہنمائی ملتی رہتی ہے۔

2۔ خلفائے راشدین کی خدمات اور ان سے ملنے والے سبق پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: خلفائے راشدین کی خلافت اسلام کی تاریخ کا سنہرا دور تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے ارتداد کے فتنے کا مقابلہ کیا اور دین کی حفاظت کی۔ حضرت عمر فاروق نے اسلامی ریاست کو وسعت دی، عدل کا نظام قائم کیا اور انتظامی اصلاحات کیں — ان کا عدل آج بھی مثال ہے۔ حضرت عثمان غنی نے قرآن مجید کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کیا جس سے قرآن کی حفاظت ہمیشہ کے لیے یقینی ہو گئی۔ حضرت علی المرتضیٰ نے علم و شجاعت کی مثال قائم کی اور مشکل وقت میں استقامت دکھائی۔ ان چاروں کی مشترک خصوصیات سادگی، عدل، خدمت اور اللہ کا خوف تھیں۔ ان سے سبق یہ ملتا ہے کہ حکومت دولت یا طاقت کا نام نہیں بلکہ خدمت اور عدل کا نام ہے، اور عظمت علم و کردار سے ملتی ہے نہ کہ دولت سے۔

باب 7 — اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے

دین کی ابدی تعلیمات اور جدید دور کے چیلنجز

خلاصہ نوٹس

اسلام اور جدید علم و سائنس

اسلام علم حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور سائنس کی تحقیق کو اللہ کی نشانیوں پر غور کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ جدید سائنس اور اسلامی تعلیمات میں کوئی تضاد نہیں — سائنس بتاتی ہے کہ دنیا کیسے کام کرتی ہے اور اسلام بتاتا ہے کہ اسے کیسے استعمال کرنا چاہیے۔ مسلمان سائنسدانوں نے تاریخ میں طب، فلکیات اور ریاضی میں بڑی خدمات انجام دیں۔ آج بھی مسلمانوں کو سائنس و ٹیکنالوجی میں آگے بڑھنا چاہیے۔

تعلیم کی اہمیت

تعلیم ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ علم سے انسان حق و باطل میں فرق کرتا ہے، اپنی زندگی بہتر بناتا ہے اور معاشرے کی خدمت کرتا ہے۔ دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم بھی ضروری ہے تاکہ مسلمان جدید دور کے چیلنجز کا مقابلہ کر سکیں۔ جو قوم تعلیم میں پیچھے رہ جاتی ہے، وہ ترقی میں بھی پیچھے رہ جاتی ہے۔

ماحولیات اور اسلام

اسلام نے ماحول کی حفاظت کی تعلیم دی ہے۔ پانی کی بچت، درخت لگانا، زمین کو صاف رکھنا اور جانوروں کے ساتھ رحم کا سلوک — یہ سب اسلامی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ ماحول کی آلودگی انسانیت کے لیے خطرہ ہے اور اس کی حفاظت ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔

میڈیا، اخلاق اور نوجوان

جدید میڈیا اور انٹرنیٹ نے معلومات تک رسائی آسان بنا دی ہے، لیکن اس کے ساتھ غلط معلومات اور غیر اخلاقی مواد کا خطرہ بھی بڑھ گیا ہے۔ مسلمان نوجوان کو میڈیا کا استعمال سمجھداری سے کرنا چاہیے — سچ کی تصدیق کرنی چاہیے، وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے اور غیر اخلاقی مواد سے بچنا چاہیے۔ میڈیا کو خیر اور تعلیم کے لیے استعمال کرنا ہی دانشمندی ہے۔

بین المذاہب ہم آہنگی اور امن

اسلام تمام انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ امن، انصاف اور احترام سے پیش آنا اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے۔ مذہبی رواداری سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے اور نفرت و تشدد ختم ہوتا ہے۔ پاکستان میں تمام مذاہب کے لوگوں کے حقوق کی حفاظت ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔

عصر حاضر میں مسلمانوں کے چیلنجز

آج کے دور میں مسلمانوں کو کئی چیلنجز درپیش ہیں: تعلیمی پسماندگی، معاشی کمزوری، میڈیا کی غلط تصویر کشی اور نوجوانوں میں مایوسی۔ ان کا حل تعلیم، محنت، اتحاد اور اخلاق کی پابندی میں ہے۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ علم حاصل کریں، ہنر سیکھیں اور اپنے کردار سے اسلام کی اچھی تصویر پیش کریں۔

یاد رکھنے کی بات: اسلام کی تعلیمات ہر دور کے لیے ہیں۔ مسئلہ اسلام میں نہیں، ہماری اس سے دوری میں ہے۔

امتحان کا نکتہ: تعلیم کی اہمیت، ماحولیات، میڈیا کا درست استعمال اور بین المذاہب ہم آہنگی — یہ موضوعات تفصیلی سوالات میں اہم ہیں۔

باب 7 — MCQ (10)

1۔ اسلام سائنس کی تحقیق کو کیا سمجھتا ہے؟

A۔ دین سے دوری
B۔ وقت کی ضیاع
C۔ اللہ کی نشانیوں پر غور کا ذریعہ
D۔ منع کام

2۔ تعلیم کیوں ضروری ہے؟

A۔ صرف نوکری کے لیے
B۔ علم سے انسان حق و باطل میں فرق کرتا ہے اور معاشرے کی خدمت کرتا ہے
C۔ صرف دولت کے لیے
D۔ صرف شہرت کے لیے

3۔ ماحول کی حفاظت کے بارے میں اسلام کی تعلیم کیا ہے؟

A۔ ماحول کی کوئی اہمیت نہیں
B۔ صرف پانی بچانا
C۔ صرف درخت لگانا
D۔ پانی کی بچت، درخت لگانا اور زمین کو صاف رکھنا

4۔ میڈیا کا درست استعمال کیا ہے؟

A۔ سچ کی تصدیق اور خیر و تعلیم کے لیے استعمال
B۔ ہر خبر پر یقین کرنا
C۔ وقت ضائع کرنا
D۔ غیر اخلاقی مواد دیکھنا

5۔ بین المذاہب ہم آہنگی کا مطلب کیا ہے؟

A۔ دوسرے مذاہب سے نفرت
B۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ امن، انصاف اور احترام سے پیش آنا
C۔ دوسرے مذاہب سے دوری
D۔ دوسرے مذاہب کا انکار

باب 7 — MCQ (جاری)

6۔ آج کے دور میں مسلمانوں کا سب سے بڑا چیلنج کیا ہے؟

A۔ صرف دولت کی کمی
B۔ صرف زمین کی کمی
C۔ تعلیمی پسماندگی، معاشی کمزوری اور نوجوانوں میں مایوسی
D۔ صرف آبادی میں اضافہ

7۔ جو قوم تعلیم میں پیچھے رہ جاتی ہے، اس کا کیا ہوتا ہے؟

A۔ وہ ترقی میں بھی پیچھے رہ جاتی ہے
B۔ وہ امیر ہو جاتی ہے
C۔ وہ طاقتور ہو جاتی ہے
D۔ کوئی فرق نہیں پڑتا

8۔ مسلمان سائنسدانوں نے تاریخ میں کن شعبوں میں خدمات انجام دیں؟

A۔ صرف تجارت میں
B۔ صرف سیاست میں
C۔ صرف شاعری میں
D۔ طب، فلکیات اور ریاضی میں

9۔ نوجوانوں کو چیلنجز کا مقابلہ کیسے کرنا چاہیے؟

A۔ مایوس ہو کر
B۔ علم حاصل کر کے، ہنر سیکھ کر اور اچھے کردار سے
C۔ ملک چھوڑ کر
D۔ تعلیم چھوڑ کر

10۔ مذہبی رواداری کا فائدہ کیا ہے؟

A۔ نفرت بڑھتی ہے
B۔ تشدد بڑھتا ہے
C۔ معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے اور نفرت ختم ہوتی ہے
D۔ معاشرہ کمزور ہوتا ہے

جوابی کنجی — باب 7

سوال	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	C	B	D	A	B	C	A	D	B	C

باب 7 – مختصر سوالات (5)

1۔ اسلام اور جدید سائنس کا تعلق بیان کریں۔

جواب: اسلام علم کی ترغیب دیتا ہے اور سائنس کی تحقیق کو اللہ کی نشانیوں پر غور کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ سائنس بتاتی ہے کہ دنیا کیسے کام کرتی ہے اور اسلام بتاتا ہے کہ اسے کیسے استعمال کرنا چاہیے۔ دونوں میں کوئی تضاد نہیں۔

2۔ تعلیم کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: تعلیم سے انسان حق و باطل میں فرق کرتا ہے، اپنی زندگی بہتر بناتا ہے اور معاشرے کی خدمت کرتا ہے۔ دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم بھی ضروری ہے تاکہ مسلمان جدید دور کے چیلنجز کا مقابلہ کر سکیں۔

3۔ ماحول کی حفاظت کے بارے میں اسلامی تعلیم بیان کریں۔

جواب: اسلام نے پانی کی بچت، درخت لگانے، زمین کو صاف رکھنے اور جانوروں کے ساتھ رحم کا سلوک سکھایا ہے۔ ماحول کی آلودگی انسانیت کے لیے خطرہ ہے اور اس کی حفاظت ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔

4۔ میڈیا کے درست استعمال کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: میڈیا سے معلومات تک رسائی آسان ہوئی ہے لیکن غلط معلومات اور غیر اخلاقی مواد کا خطرہ بھی ہے۔ سچ کی تصدیق کرنا، وقت ضائع نہ کرنا اور میڈیا کو خیر و تعلیم کے لیے استعمال کرنا دانشمندی ہے۔

5۔ بین المذاہب ہم آہنگی کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: اسلام تمام انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ امن، انصاف اور احترام سے پیش آنے سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے اور نفرت و تشدد ختم ہوتا ہے۔

باب 7 — تفصیلی سوالات (2)

1۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تعلیم اور سائنس کی اہمیت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: اسلام علم حاصل کرنے کی بڑی ترغیب دیتا ہے۔ علم سے انسان حق و باطل میں فرق کرتا ہے، اپنی زندگی بہتر بناتا ہے اور معاشرے کی خدمت کرتا ہے۔ دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم بھی ضروری ہے تاکہ مسلمان جدید دور کے چیلنجز کا مقابلہ کر سکیں۔ سائنس اور اسلام میں کوئی تضاد نہیں — سائنس بتاتی ہے کہ دنیا کیسے کام کرتی ہے اور اسلام بتاتا ہے کہ اسے کیسے استعمال کرنا چاہیے۔ مسلمان سائنسدانوں نے تاریخ میں طب، فلکیات اور ریاضی میں بڑی خدمات انجام دیں اور ان کی کتابیں صدیوں تک یورپ میں پڑھائی گئیں۔ آج مسلمانوں کو سائنس و ٹیکنالوجی میں آگے بڑھنا چاہیے، تحقیق کرنی چاہیے اور نئی ایجادات سے انسانیت کی خدمت کرنی چاہیے۔ جو قوم تعلیم میں پیچھے رہ جاتی ہے، وہ ترقی میں بھی پیچھے رہ جاتی ہے۔ اس لیے تعلیم میں سرمایہ کاری ہی مسلمانوں کی ترقی کا اصل راستہ ہے۔

2۔ عصر حاضر میں مسلمانوں کے چیلنجز اور ان کے حل پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: آج کے دور میں مسلمانوں کو کئی چیلنجز درپیش ہیں۔ پہلا چیلنج تعلیمی پسماندگی ہے — کئی مسلم ممالک میں تعلیم کی شرح کم ہے جس سے ترقی رک گئی ہے۔ دوسرا چیلنج معاشی کمزوری ہے — غربت اور بے روزگاری معاشرے کو کمزور کر رہی ہے۔ تیسرا چیلنج میڈیا کی غلط تصویر کشی ہے جس سے اسلام کے بارے میں غلط تاثر پھیلتا ہے۔ چوتھا چیلنج نوجوانوں میں مایوسی اور مقصد کی کمی ہے۔ ان چیلنجز کا حل تعلیم، محنت، اتحاد اور اخلاق کی پابندی میں ہے۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ علم حاصل کریں، ہنر سیکھیں، وقت ضائع نہ کریں اور اپنے کردار سے اسلام کی اچھی تصویر پیش کریں۔ میڈیا کا درست استعمال، ماحول کی حفاظت اور بین المذاہب ہم آہنگی بھی ان حل کا حصہ ہیں۔ اگر مسلمان تعلیم اور کردار کی طرف لوٹ آئیں تو وہ دوبارہ ترقی اور عزت کی منزل حاصل کر سکتے ہیں۔

دہرائی کی فہرست — پوری کتاب

امتحان سے پہلے ہر باب کو ایک دفعہ پھر دہرائیں اور اپنے آپ سے یہ سوالات پوچھیں:

- **باب 1 — قرآن مجید و حدیث نبوی:** قرآن کی اہمیت، علوم القرآن، حدیث کی اہمیت اور علوم الحدیث کے بنیادی نکات یاد ہیں؟
- **باب 2 — ایمانیات و عبادات:** ارکانِ ایمان، توحید کی اقسام، ختمِ نبوت اور چاروں عبادات کی حکمت یاد ہے؟
- **باب 3 — سیرت طیبہ:** مکی و مدنی دور کی خصوصیات، ہجرت کی اہمیت اور اسوہ حسنہ کے پہلو یاد ہیں؟
- **باب 4 — اخلاق و آداب:** اچھے و برے اخلاق، والدین و اساتذہ و ہمسائے کے حقوق یاد ہیں؟
- **باب 5 — حسن معاملات و معاشرت:** حقوق العباد، عدل و انصاف اور اخوت و مساوات کے تصورات یاد ہیں؟
- **باب 6 — ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام:** ہدایت کے چار سرچشمے، خلفائے راشدین اور ائمہ کی خدمات یاد ہیں؟
- **باب 7 — اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے:** تعلیم و سائنس کی اہمیت، ماحولیات، میڈیا کا درست استعمال اور بین المذاہب ہم آہنگی یاد ہے؟

امتحان کی تیاری کا طریقہ: ہر باب کے نوٹس پڑھیں، پھر MCQ حل کریں اور جوابی کنجی سے ملائیں۔ مختصر سوالات کو اپنے الفاظ میں لکھنے کی مشق کریں۔ تفصیلی سوالات کے جواب کو 3-4 حصوں میں تقسیم کر کے یاد کریں۔ ہر باب کی اہم اصطلاحات اور تعریفیں ضرور یاد رکھیں۔

آخری نوٹ: یہ نوٹس آپ کی تیاری میں مدد کے لیے بنائے گئے ہیں۔ ابواب کی فہرست اپنی جاری کردہ کتاب سے ضرور ملائیں اور پرچے کے نمبر و پیپر پیٹرن کے لیے امتحان سے پہلے سرکاری ویب سائٹ fbise.edu.pk دیکھیں۔ تمام سوالات اصل مشقی سوالات ہیں، سرکاری بورڈ کے پرچے کے سوالات نہیں۔